رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵ رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار بدر قادیان

یہدی بہ اللہ کثیرا ویضل بہ کثیرا وما یضل بہ الا الفاسقین

ایڈیٹر: السید محمد یوسف

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے

درشاہی ایکروپیہ بارہ آنے

چندہ سالانہ سرپرستوں سے

عہ ۱۰

چندہ سالانہ احباب سے

چھ روپے

ممالک غیر سے صرف

۸ شلنگ۔

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت ظاہر کرنا (۲) دنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا (۳) معترضین کے حملوں کا کامل صحیح جواب دینا۔ (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

گورنمنٹ شریف خانہ ایڈیٹر صاحب بدر قادیان

جلد ۳۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۵ رمضان ۱۳۶۱ھ | نمبر ۱۲

شذرات

مکتوب گرامی

ہز ہولینس راج گورو سردار بہادر بھائی صاحب شری بھائی ارجن سنگھ جی اد۔ بی۔ ای آف باگڑیاں سٹیٹ اپنے گرامی نامہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ محاسن خلاق و محامد اشفاق میرے نہایت مہربان ایڈیٹر صاحب نور بعد دعاء و تسلیم کے التماس ہے کہ فوائد شش نامہ موصول ہوا۔ مشکور فرمایا۔ جواباً عرض ہے کہ مجھے تینوں کتابوں کی ضرورت ہے۔ یعنی سوانحعمری جناب حضرت محمد صاحب جی صلی اللہ اور ترجمہ شری قرآن مجید صاحب اور حدیث نبوی۔ ان تینوں کتابوں کی جو پنجابی ترجمہ گورمکھی ہوں مجھے اپنے لئے ضرورت ہے۔ براہ کرم میرے پتہ پر یہاں بذریعہ وی۔ پی ارسال فرمائیں۔ نہایت مہربانی ہوگی۔

آپ جی جب بھی چاہیں۔ نیازمند کو درشن دے کر نہالی فرما سکتے ہیں۔ نصف اکتوبر تک تو راقم یہاں (شملہ) ہی ٹھہرا کرتا ہے۔ اب کی دفعہ شاید کچھ دن پہلے ہی چلا جاؤں۔ اس کے بعد پھر باگڑیاں ہیں جو مالیر کوٹلہ ریاست اور نابھہ ریاست کی درمیانی سڑک پر واقع ہے۔ پنجاب آنے کے واسطے مالیر کوٹلہ اسٹیشن اور انبالہ دہلی کی طرف سے جانے واسطے نابھہ ریوے اسٹیشن ہے۔ جہاں سواری ہر وقت ملتی ہے۔ مجھے پتہ مل جانے پر میری سواری حاضر ہو جایا کرتی ہے۔ لہذا جب بھی ارادہ ہو۔ میری موجودگی کا پتہ لیکر تشریف لا سکتے ہیں۔ اپنا جانکر تکلیف مواف فرمانا۔ باقی دعاء۔

نور۔ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گورمکھی سیرت تو صاحب موصوف کی خدمت عالیہ میں ارسال کرنے کا فخر حاصل کر چکا ہوں۔ حدیث نبوی ؐ کا ترجمہ ابھی تیار نہیں۔ مگر صاحب موصوف کے مکتوب گرامی نے میری توجہ کو اس طرف مائل کر دیا ہے۔ کہ یہ ترجمہ بھی جلد سے جلد پبلک میں آجانا چاہیئے۔ مخلوق خدا اسلامی لٹریچر کے دیکھنے کی یقیناً خواہشمند ہے۔ سستی تھی تو ہماری جو حقیقی کام سے بے نیاز ہو کر باہمی جھگڑوں میں پڑے رہے۔ ہز ہولینس شری مان بھائی جی ریاست ہائے پٹیالہ و نابھہ و جیند) میں راج گورو کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صاحب موصوف کتنی بڑی ہستی ہیں۔ مگر آپ کا مذکورۃ الصدر مکتوب گرامی جستجو طلبی اور محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ بلاشبہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کے اس مشہور شعر کی زندہ تصویر ہے

تواضع زگردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

ایسے مہاپرش اور بزرگ ہستی سے مل کر جتنی خوشی مجھے ہوگی۔ اس کا اندازہ کچھ میرا دل ہی لگا سکتا ہے۔ رمضان شریف سے بعد انشاء اللہ میں یہ فخر ضرور حاصل کروں گا۔

صحیح یہ ہے

۳ ستمبر کے نور میں جو میرا ایک مضمون بعنوان "میرے ساتھ کیا گذری" شائع ہوا تھا اس میں فارسی کی دو مصرعے (المثنیٰ غلط لکھی گئی تھیں صحیح اس طرح ہیں (۱) تا مباحثہ چیرے کردم نکو بندہ چیزہا
(۲) جہیں نصائحت داد از کجا است تا بہ کجا

جیسا کہ ۳ ستمبر کے پرچہ میں میں نے عرض کیا تھا۔ بعد بلغتہ فرمش پیرگرمنے کے مجھے نیا دہ چوٹیں آئی تھیں۔ اور میرا ازو کام نہیں کر سکتا تھا۔ اور اب بھی نہیں کر رہا۔ وہ مضمون مجھے ڈکٹیٹ کرانا پڑا۔ گو لکھنے والا گریجویٹ تھا۔ مگر اس نے شروع سے ہی فارسی نہیں لی۔ اس لئے وہ بے چارا معذور تھا۔ اور میں بوجہ بیماری کے کاپیاں غور سے نہ دیکھ سکا۔ اخبار امرتسر چھپتا ہے۔ پروف دیکھنے کا تو ذکر ہی کیا۔

وہ کیا کر رہے ہیں

۱۳ اگست کا پرتاب لکھتا ہے۔ کہ دیانند ایجوکیشنل مشن ہوشیارپور کی کوششوں سے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں یکم جنوری ۱۹۴۲ء سے ۳۱ جولائی تک سات ہزار چار سو چونتیس غیر ہندوؤں کو شدھ کیا گیا ہے۔ اگر پڑتال کی جائے۔ تو ان اشدھ ہونے والوں میں سے یقیناً بیشتر حصہ مسلمانوں کا ہوگا۔ کیونکہ مسلمان غریب اور بے بس ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو کوئی بھی سوسائٹی بڑی آسانی سے اپنی جانب مائل کر سکتی ہے ویسے تو ہندوستان میں اسلام کا دم بھرنے والی بہت سی انجمنیں ہیں جنہیں کروڑہا روپیہ سالانہ آتا ہے۔ کیا ان میں سے کوئی انجمن اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکتی ہے کہ اتنے عرصہ میں کسی تبلیغی انجمن نے اس تعداد کو نہیں ★ کو بھی مسلمان بنایا ہو یہ دیکھ کر بے ساختہ زبان سے یہ نکل جاتا ہے۔

یارانِ تیز گام نے محمل کو جالیا
ہم محوِ نالۂ جرسِ کارواں رہے

خدا کسی کا رشتہ دار نہیں۔ یہ دنیا جد و جہد کی ہے۔ جو کھٹکھٹائے گا۔ اسی کے لئے کھولا جائے گا۔ اب بھی وقت ہے ورنہ پھر سوائے کف افسوس ملنے اور سر دھننے کے اور کچھ چارہ نہیں رہے گا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اگلے دن پاپے گئے ہر سے کیوں نہ ہیت
اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کرے۔ یہاں تک نوبت نہ پہنچے۔ ہمیں پچھتانے سے پہلے ہی ہوش آجائے۔

جنگ اور گیتا

لہر ستمبر کا پرتاب لکھتا ہے۔ "کرشن کے زمانہ میں مہابھارت گھور یدہ (جنگ عظیم) ہی اور اس موجودہ گھور سنگرام (جنگ عظیم) میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ آج مخوری طاقتیں جس بے رحمی اور بربریت کے مظاہرے کر رہی ہیں۔ ایسے پراچین بھارت (قدیم ہندوستان) میں کبھی دیکھنے سننے میں نہ آئے تھے اگر دنیا نے گیتا کے اپدیش کو سمجھا ہوتا۔ تو اسکی تاریخ کا تمام رُخ بدل گیا ہوتا۔" میرے دل میں گیتا کا بہت احترام ہے۔ میں نے اسے جب بھی پڑھا۔ محبت سے۔ مگر یہ کہ گیتا کا اپدیش جنگ کو ٹال دینا یا ٹال سکتا ہے۔ یا اس کے عواقب کو کم کر سکتا ہے۔ مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ کیونکہ اگر ایسا ہو سکتا۔ تو مہابھارت کی جنگ عظیم کیوں ہوتی۔ جبکہ خود مجسم گیتا اس جنگ میں موجود تھی۔

پھر ہم پر اعتراض کیوں؟

لہر ستمبر کے پرتاب میں مسٹر نذیر احمد صاحب ظفر ایم۔ آر اے۔ ایس (لنڈن) نے ایک نظم شری کرشن جی مہاراج کی شان میں لکھی ہے۔ جس کا آخری شعر یہ ہے ؎

تجھ کو فطرت کے خزانوں سے ملی ہے سروری
ثبت دل پر کیوں نہ ہو جائے تیری پیغمبری

اس شعر میں شری کرشن جی مہاراج کا پیغمبر ہونا صاف الفاظ میں تسلیم کیا گیا ہے۔ اور پھر جب ہماری طرف سے یہ آواز اٹھے۔ کہ شری کرشن جی مہاراج اپنے وقت کے پیغمبر تھے۔ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مقولہ سے ظاہر ہے۔

کان فی الھند نبیًا اسود اللون اسمہ کاھن

تو پھر کسی کو بُرا معلوم ہو تو کیوں؟

شکریہ

۳ ستمبر کے نور میں میرا مضمون بعنوان "مجھ سے کیا گذری" پڑھ کر بہت سے دوستوں کے ہمدردی کے خطوط مجھے ملے۔ جو احمدیوں اور مسلمانوں کے علاوہ سکھوں اور آریوں تک سے بھی ہیں۔ میں ان سب دوستوں کا تہ دل سے شکر گذار ہوں۔ الحمد للہ اب میری صحت بھی نسبتاً اچھی ہے رمضان مبارک میں میں دوستوں کی دعاؤں کا خصوصیت سے محتاج ہوں۔

اسلام میں ملک داری کے اصول

دیگر اقوام کے نظریہ میں حصول حکومت مقصود بالذات چیز معلوم ہوتی ہے۔ برخلاف اس کے اسلام کی وسعتِ نظر دائمی روحانی زندگی کو جو کہ اس موت کے بعد بھی اپنے روشن تر جلوہ کے ساتھ جاری رہنے والی ہے۔ مقصود بالذات قرار دیتی ہے۔ اور ایسی روحانی حیات کو کہ جس کا انتہائی مقام نبوت کا دائرہ ہے۔ برتر و بلند کرنے کے لئے حکومت ایک مددگار کے طور پر درجہ ثانوی رکھتی ہے۔ چنانچہ انبیاء کی جماعتوں میں حکومت کی عنان کا حاصل ہونا دو طور پر نظر آتا ہے۔ (۱) بعض اقوام ایسی تھیں۔ کہ انکو مال و دولت اور ملک داری نے متمرد اور متکبر بنا دیا تھا۔ خدا تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے نبی مبعوث فرمایا۔ ان کو تمام دنیا سے کاٹا گیا۔ بہت دیر تک ان میں کمزوری۔ مسکنت اور فقر اور طرح طرح کی مشکلات قائم رکھی گئیں۔ تاکہ ان میں انکساری اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے سامنے عاجزی اور فرمانبرداری کرنے کی روح پیدا ہو۔ اور مخلوقِ خدا پر رحم کا جذبہ جوش مارے۔ اس طرح اصلاح ہونے کے بعد ان کو حکومت دی گئی۔ تاکہ اصلاح کے بعد اس کا صحیح استعمال کریں۔ (۲) بعض اقوام ان کے برعکس انتہائی ذلت کی حالت میں تھیں۔ حکومت کا خمیر ان میں نہ تھا۔ ان کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے نبی مبعوث فرمایا۔ اور مدد کے طور پر عنانِ حکومت بھی ان کو جلدی عطا کی گئی۔ پس غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس طرح حکومت دیئے جانے کا وقت جو مختلف جماعتوں میں مختلف میعادوں کے ساتھ پایا جاتا ہے۔ ان کی روحانی تربیت کے لئے نہایت موزوں اور برمحل تھا۔ اور جب اپنے اپنے موقعہ پر جلد یا بدیر انکساری فرمانبرداری اور ہمدردی کے عمدہ خصائل حاصل ہو گئے۔ الٰہی علم کو قائم کرنے میں جو کہ اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ان روحانی جماعتوں سے چاہتا تھا۔ لیکن حکومت کا نہ ہونا ایک کمی تھی۔ جس کی وجہ سے ترقی میں روک ہو رہی تھی۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ان جماعتوں کے ہاتھ میں عنانِ حکومت دی گئی۔ تاکہ اس تربیتی روحانی نظام کو باحسن وجوہ آسانی سے مکمل کریں۔

قبل اس کے کہ اسلام میں مملکت کے قیام میں جو طبعی اور فطرتی اصول رکھے گئے ہیں۔ ان کو بیان کیا جائے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا میں بالعموم جن اصول پر دوسری حکومتیں قائم ہیں۔ اشارۃً ان اصولوں کو بیان کر دیا جائے۔ تاکہ اسلامی سادہ اور مفید اصول کا ان سے مقابلہ کر کے اسلامی اصول کی برتری معلوم ہو جائے۔ اور حکومتوں کے ارباب حل و عقد اسلام کی سادہ اور فطرت کے مطابق صحیح تعلیم سے فائدہ اٹھائیں۔ بعض ممالک میں مطلق العنان بادشاہت ہے۔ یعنی ان کا بادشاہ خود مختار ہے۔ جس طرح چاہے حکومت کرے۔ اور جو چاہے قانون بنائے۔ رعایا اس میں کچھ دخل نہیں رکھتی (۲) بعض علاقوں میں حکومت سے مطلق العنانی ہے۔ یعنی وہ لوگ کسی قسم کے سیاسی نظام اور حکومت کی پابندی کو برداشت نہیں کرتے۔ اور انارکزم کے حامی ہیں۔ (۳) بعض علاقوں میں فرقہ وار یا مختلف شہروں کی علیحدہ علیحدہ اپنی حکومت قائم کرنے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ اور ایک متحدہ نظام کو وہ پسند نہیں کرتے۔ (۴) بعض ممالک میں جمہوریت یعنی جمہور کی حکومت قائم ہے۔ لیکن وہ اپنے پریذیڈنٹ یا صدر کو اس بات کا اختیار نہیں دیتے۔ کہ کسی صورت میں بھی کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کر سکے (۵) بعض ممالک میں باوجودیکہ ان میں سے مذہب یا الٰہی دین کا نام تک مٹ گیا ہے۔ گذشتہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے مذہبی لیڈروں کو حکومت سپرد کی جاتی ہے اور وہ مذہب کے نام پر متبرک اور حکومت کے حق دار سمجھے جاتے ہیں۔ (۶) بعض ممالک میں برعکس معاملہ ہے۔ یعنی جو شخص برسر اقتدار ہے۔ وہ مذہبی پیشوا کہلانے کا حق دار بھی ہو جاتا ہے (۷) انگلینڈ میں جمہور کی حکومت ہے۔ لیکن برائے نام بادشاہت بھی ہے۔ اور اس کو اپنی مرضی سے کوئی کام کرنے کا کم اختیار ہے۔

قبل اس کے کہ میں اسلام کی اصولی تعلیم سیاسی حکومت کے متعلق پیش کروں یہ عرض کرنا نامناسب نہ ہوگا۔ کہ ممالک کی حکومتوں میں نقائص واقع ہو جانے سے جب پریشانی پیدا ہو جاتی ہے۔ تو بالعموم اللہ تعالیٰ پسند عنصر افراط و تفریط سے کام لیتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ نقائص کو دور کرنے۔ اور مفید حصہ کو ترقی دینے کی کوشش کی جائے۔ پہلے نظام کو بالکل ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ اگر سوچا جائے۔ تو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جب نظام بالکل خراب ہو جائے۔ اور صرف بدنظمی اور ظلم و استبداد کا نام ہی نظام رہ جائے۔ تو صرف اسی وقت سارا نظام بدلنے کا بیڑہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اس سے قبل صرف نقائص کی اصلاح کرنی اور مفید عنصر کو ترقی دینی چاہیئے۔ مثلاً اگر کسی قسم کی خرابی کسی ملک کی جمہوری حکومت کے ارباب حل و عقد میں پیدا ہوئی۔ تو بجائے اس کے کہ اس خرابی کی اصلاح کی جائے۔ انہوں نے ڈکٹیٹرشپ قائم کرنی پسند کر لی۔ اگر کسی ملک میں مذہبی اور سیاسی متحدہ حکومت قائم کی تھی۔ اور اس میں کسی ایک وجہ سے حکومت میں کمزوری آگئی۔ تو بجائے اس کمزوری کے دور کرنے کے ایسی حکومت کو بدل دیا۔ اور ملوکیت رائج کر لی۔ اور بعض نے جزوی مسائل سیاست اور تمدن کو اصول سمجھ کر ان کے مقابل پر حکومت کے اصول کو بدل دیا۔

(باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہندو کتب اور رسول مقبولؐ

مجھے دکھ ہوتا ہے۔ جب میں یہ دیکھتا ہوں۔ کہ بعض ناعاقبت نا اندیش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں سوء ادبی یا گستاخی سے کام لیتے ہیں۔ معقول اور مہذب نکتہ چینی کا دروازہ بند نہیں۔ مگر نکتہ چینی نکتہ چینی میں فرق ہے۔ یہ حد سے بڑھی ہوئی گستاخی و سوء ادبی یا بعض ناسمجھ کی خوردہ گیری کا ہی نتیجہ ہے کہ ہمسایوں اور مسلمانوں میں آزردگی۔ کشیدگی اور تفرقہ بڑھ رہا ہے۔ اس ذہنیت کی موجودگی میں یہ خیال کرنا کہ ہندوستان کے کبھی بھلے دن بھی آئیں گے۔ ان خیال است و جنوں۔ یہ تو چاند کو پکڑنا اور صحرا میں پھلی سمانا کرنا ہے خصوصاً آریوں کی طرف سے ایسی کئی ایک دل آزار کتابیں لکھی گئیں۔ اگر مسلمان چاہتے۔ تو ترکی بترکی اس کا جواب دے سکتے تھے . . . . . مگر نہیں

کسی بزرگ کی شان مبارک میں برا بھلا کہنا یا لکھنا۔ قرآن مجید نے اس کے متعلق مسلمانوں کی زبانیں بند کر دیں اور قلم توڑ دیئے ہیں۔ قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے لکل قوم ھاد یعنی ہر ایک قوم کے لئے ہادی یا رہبر آئے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کا معقول مدبر شری کرشن اور رامچندر وغیرہ کے متعلق یہی حسن ظن رکھنا ہے۔ کہ یہ بزرگان کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہادی ہو کر آئے ہوں گے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہادی دنیا کی ہدایت کے لئے آئے اور کیا تعجب کہ انہی بزرگان ذی شان کے زمرہ میں یہ حضرات بھی ہوں۔ کیونکہ بغیر خوبی کے کسی کی اتنی قبولیت نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اگر مسلمان لکھیں بھی تو ان کے برخلاف ان کے جن کو وہ اپنا بزرگ سمجھتے ہیں۔ اگر ہندو صاحبان اپنی کتب مقدسہ کا مطالعہ کریں۔ تو انہیں کئی ایک ایسی مفید باتیں مل سکیں گی۔ جو انہیں مسلمانوں کے بہت قریب لا سکتی ہیں۔ اور اس آئے روز کی جھک جھک بک بک کا تدارک ہو سکتا ہے۔ چنانچہ بھوشیہ پران کھنڈ تین شلوک ۵ میں لکھا ہے "آتے ہیں، ایک اچاریہ (گورو) محامد (محمد صلعم) نام سے مشہور اپنے چیلوں کے ساتھ آیا۔ راجہ نے عرب دیش کے رہنے والے مہادیو (دیوتاؤں کا دیوتا یعنی سب سے بڑا دیوتا) کو پنچ گویہ سے ملے ہوئے پانی کے ساتھ اشنان کرایا اور چندن وغیرہ سے اس کی پوجا کے من میں ایشور سے پرارتھنا (دعا) کی بھوج راج بولا۔ عرب دیش کے باسی (ملک عرب کے رہنے والے) پاربتی کے ناتھ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاوند) تجھ کو میرا نمسکار (سلام) ہو۔ ہے ایشور کے اتنت پیارے بھگت (محبوب خدا) تجھ کو میرا بار بار نمسکار ہو تو مجھ کو اپنی سیوا (خدمت) میں آیا ہوا بھگت جان اسی طرح راجہ کے بچن (قول) کو سنکر محامد شری محمد جی مہاراج نے راجہ کو اشیر باد (دعا) دی اور کہا۔ راجہ ایشور (خدا) تیرا کلیان کریں گے (مرادیں بر لائیں گے)

اب نور کیجئے اس سجدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک صاف الفاظ میں ہے۔ اور حضور پر نور کو مہادیو کے نام سے پکارا گیا ہے۔ یعنی سب سے بڑا دیوتا اور انہیں خدا تعالیٰ کا محبوب ظاہر کیا گیا ہے۔ اور ان کے سامنے ادب سے سلام کیا گیا ہے۔ کیا یہ باتیں کسی مزید تشریح کی محتاج ہیں۔ اس تعلیم کی موجودگی میں رسالتمآب کی شان مبارک میں بے ادبی سے کام لینا کہاں تک بجا اور روا ہے۔ پھر اور لیجئے۔ بھوشیہ پران پرتی سرگ پرب "راجہ بھوج کو دیوتا کا سروپ بنا کر خواب میں یہ بات بتلائی۔ کہ ایسے لوگوں کو جن کا ختنہ کیا گیا ہو۔ چوٹی نہ رکھتا ہو۔ لمبی داڑھی والا بانگ دینے والا میرا آدمی ہوگا۔ اگر ایسا آدمی ہندوستان میں آئے تو اسے بے روک ٹوک ہندوستان میں آنے دینا چاہیئے۔ اور سب جگہ پھرنے دینا چاہیئے"۔ یہ اقتباس بھی کسی تشریح کا محتاج نہیں ہو سکتا ہے کہ میرے آریہ دوست یہ کہیں کہ ہم پرانوں کے قائل نہیں۔ اول تو انہیں ایسا نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ پران بھی تو آخر انہیں کے بزرگوں کے بنائے ہوئے ہیں۔ کسی مسلمان نے تو بنائے نہیں۔ پھر عذر ہو تو کیوں مگر جہاں بہانہ بیبارد الا معاملہ اور ہیں زمانوں والی بات ہو تو اس کا کیا علاج۔ بہر حال وید دل سے تو ہندو صاحبان یا آریہ دوستوں کو ذرا یا اجتناب نہ ہونا چاہیئے۔ ویدوں میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

"وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ رعد والا۔ نہایت تعریف کیا گیا اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ بطیل بے اندازہ قوت کا پیدا کیا گیا۔ تو نے اے پتھر رکھنے والے گایوں سے مالا مال گڑھے کو پھاڑا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آئے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی۔ انہوں نے دعا کے بھجنوں کے ساتھ اس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے۔ جس کے ہزار دل بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں (سام وید زود مہرا حصہ ۱ باب پنجم فضل اول پر پھاٹک بستم صفحہ ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بروڑھ مطبوعہ دیا ساگر پریس بروڑھ ضلع علی گڑھ) اب اس سجدہ اس منتر میں جتنی تعریفیں کی گئی ہیں۔ وہ سب حضور مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہو بہو چسپاں ہوتی ہیں۔ مثلاً نہایت تعریف کیا گیا۔ یہ ترجمہ ہے آپ کے نام مبارک محمد کا۔ اور محمد کے معنی ہی ہیں "بہت تعریف کیا گیا" اور پھر ہیجڑا رکھنے والا کے جو پکارا گیا ہے۔ یہ آپ کے حجر اسود کے نصب کرنے کی طرف صریح اشارہ ہے۔ اور یہ ایسا تاریخی واقعہ ہے۔ کہ جس سے سب مورخ خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان بکساں اتفاق کرتے ہیں۔ گرلدھا کھودنے والا۔ اس سے مراد خندق کا کھودنا ہے۔ یہ بھی حضور پر نور کے متعلق اور تاریخ دانوں کے نزدیک خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلمان مسلم ہے۔ چنانچہ ۵ھ میں جب ابو سفیان دس ہزار کے لشکر جرار سے مدینہ پر حملہ آور ہوا اور شہر کے یہودی بھی سب عہد و پیمان توڑ کر دشمن کے حامی ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہر کی حفاظت کیلئے ایک خندق کھدوائی۔ غرضیکہ اس مذکورۃ الصدر منتر میں جس قدر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی علامات اور نشانات بتلائے گئے ہیں وہ سب رسالتمآب پر ہی چسپاں ہوتے ہیں اور حضور پر نور ہی اس کے مستحق ٹھہرتے ہیں۔ اب کیا ہندو صاحبان پر خواہ وہ سناتنی ہوں۔ یا آریہ۔ یہ واجب ہے۔ کہ وہ ایسے جگت گورو اور نہار شی کے حق میں بد گوئی سے کام لیں؟ اگر ان کے مسلمہ گرنتھوں سے یہ مسلمہ حوالے بھی ان سے کوئی اپیل نہیں کر سکتے تو پھر کم از کم انہیں یہی سونا چاہیئے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بہت بلند ہے اور کروڑہا مخلوق کے قلوب ان کی عزت اور احترام سے لبریز ہیں۔ اور آج بھی بڑے بڑے بادشاہ حضور کا نام مبارک سنکر تخت سے اتر پڑتے ہیں پھر ایسی بلند بالا ہستی کی شان میں گستاخی سے کام لینا کہاں کی دور اندیشی اور عقلمندی ہے اگر یہ معقول باتیں بھی میرے بھائیوں پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں تو انہیں کم از کم ہندوستان کے امن پر ہی رحم کرنا چاہیئے کیونکہ ہندوستان کا امن بہت حد تک اس بات سے وابستہ ہے کہ ہم اپنے ہمسایہ کے جذبات کا احترام کریں۔ ورنہ آپس کی جھگڑے اور ازردگی اور کشیدگی کی بھی کوئی زندگی ہے۔ ہندوستان کو جب کبھی سوراج ملا۔ تو ہندو اور مسلمانوں کے اتفاق سے ہی ملے گا۔ بہتر اس بات کو لکھ رکھیں۔ کہ کوئی کبھی ہمسایہ کے دلوں کو دکھا کر سوراج حاصل نہیں کر سکتا۔ اگر ایسا سوراج ملا بھی۔ تو اس کی آج بھی خیر نہیں اور کل بھی نہیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سکھوں سے قلمرو دکن کے تعلقات — علیحضرت سرکار عالی کی حکومت کے الطاف خسروانہ

نشرگاہ اورنگ آباد سے سردار دلیپ سنگھ کی تقریر

سکھوں کا تعلق اس قلمرو دکن اور اس شاندار ریاست سے ابتدا سے آخری گورو گوبند سنگھ صاحب مہاراج کلغی دھر جی سے شروع ہوتا ہے۔ گورو گوبند سنگھ جی مہاراج ناندیڑ میں ماہ اگست ۱۷۰۷ء فوج کچھ پیادہ اور تقریباً دو تین سو سواروں کے ساتھ گودا وری کے کنارے تشریف لائے۔ آپ اس مقام پر تقریباً چودہ ماہ اور دس یوم رہے۔ ماہ ستمبر ۱۷۰۸ء میں بروز پنجشنبہ آپ نے اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔ جس مقام پر آپ کا وصال ہوا وہاں ۱۸۳۲ء میں شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ نے حکومت سرکار عالی کی اجازت سے ایک بہت عالیشان عمارت تعمیر کروائی۔ یہ مقام مقدس قوم سکھ کے لئے وہی رتبہ رکھتا ہے۔ جو ہندوستان کے لئے کاشی کا ہے۔ اور اہل اسلام کیلئے مکہ و مدینہ شریف کا ہے۔ چونکہ آج کا یہ مضمون اس موضوع پر نہیں ہے۔ اس لئے میں اس کی مفصل تاریخ کسی اور موقعہ پر اٹھا رکھتا ہوں۔ اور چونکہ یہ بتلانا ضروری ہے کہ سکھوں کا تعلق کب سے ہے۔ اس لئے میں نے مختصر ہی حقیقت عرض کی ہے

فوج لاہوری: گورو گوبند سنگھ مہاراج کے جوتی جوت سمانے کے بعد سکھوں نے اپنی اس جان سے زیادہ عزیز امانت کو سنبھالے رکھا۔ مگر گوردوارہ صاحب کی تعمیر کیلئے مہاراجہ چندو لال وزیر اعظم حیدر آباد دکن نے شیر پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگھ سے کچھ فوج طلب کی۔ مہاراجہ موصوف نے بارہ ہزار فوج ریاست حیدر آباد کے انتظام کی خاطر روانہ کی جسکو فوج لاہوری کے نام سے موسوم کیا گیا۔ مہاراجہ چندو لال جی نے اس فوج لاہوری کو ریاست کے شمالی حصہ کے گھنے جنگلوں میں متعین کیا۔ اور ان لوگوں کو جو مالگذاری کے دینے میں جھگڑا کرتے تھے۔ اور بغاوت پر آمادہ ہوتے تھے۔ اسی فوج کے ذریعہ رام کیا جب اس فوج لاہوری نے اپنا کام بحسن و خوبی انجام دیا۔ تو اسکو صلہ میں ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی خدمات کو موروثی قرار دیا گیا۔ اور وہ سلسلہ اب تک قائم ہے۔ اس وقت اس فوج کی اولاد میں سے پانچ سو چوہتر (۵۷۴) آدمی پولیس کے محکمہ میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اور ان کا سلسلہ وراثت ہشت گانہ قائم ہے۔

اور ان کی تعلیم کا انتظام بھی محکمہ پولیس کی جانب سے سکھ بائیسز ٹریننگ اسکول کے نام سے ایک اسکول حیدر آباد میں قائم کر کے کیا جاتا ہے۔ تمام سکھ فورس کے لڑکے وہاں تعلیم پاتے ہیں۔ تعلیم پانے والوں کی تعداد اسوقت ساٹھ ہے۔ اور ان کی مذہبی تعلیم کا بھی انتظام کیا جاتا ہے۔

گوردوارہ ناندیڑ کی جاگیر: منجانب سرکار عالی گوردوارہ صاحب ناندیڑ کو پانچ گاؤں دیش پوری۔ باڑی۔ بانسری۔ سورا۔ ایلکی جاگیر میں دیئے گئے ہیں۔ جن کی سالانہ آمدنی اسوقت ساڑھے سات ہزار روپے ہے علاوہ اس کے گوردوارہ صاحب کے انتظام کے لئے منجانب سرکار عالی ایک کمیٹی ہے۔ جس کو جنرل مینیجنگ کمیٹی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اس کمیٹی کے صدر نشین صدر ناظم صاحب کوتوالی اضلاع سرکار عالی ہوا کرتے ہیں۔ اور اس میں سکھوں میں سے دو ممبر نامزد کئے جاتے ہیں۔ تعلقدار صاحب ناندیڑ مہتمم صاحب اوقاف بھی اس کے رکن ہوتے ہیں۔ اسوقت میں خود منجانب سکھ قوم اس کمیٹی کا رکن ہوں۔ بہر حال یہ کمیٹی وقتاً فوقتاً اپنے جلسے ناندیڑ اور صدر مقام حیدر آباد میں کر کے گوردوارہ صاحب کا انتظام بذریعہ مہتمم گوردوارہ صاحب جو ہمیشہ سکھ قوم سے ہی ہوا کرتا ہے۔ انجام دیتی ہے۔ اس کے علاوہ یہاں جو کچھ چڑھاوا یعنی نذر و نیاز وغیرہ منجانب سکھ زائرین پیش کیا جاتا ہے۔ اسکی تعداد بھی بہت کافی ہوتی ہے۔ ان تمام امور کا انتظام جنرل مینیجنگ کمیٹی کے سپرد ہے۔ اور اپنے صوابدید کے موافق کمیٹی انتظام کرتی ہے۔ گوردوارہ صاحب میں زائرین کے لئے معقول انتظام ہے۔ یہاں سال میں چار میلے ہوتے ہیں۔ اس موقع پر پنجاب سے سکھ زائرین کی تعداد ہزاروں تک پہنچ جاتی ہے۔ سب کے کھانے پینے اور آرام و آسائش کا انتظام منجانب مہتمم گوردوارہ صاحب کیا جاتا ہے۔ نذر و نیاز کی مد میں جو روپیہ جمع ہوتا ہے۔ اس کا انتظام بھی نہایت معقول ہے۔ اس وقت تقریباً چار لاکھ روپیہ از قسم نقد و حصص وغیرہ کے جمع ہیں۔ جاگیر کا بھی انتظام مہتمم گوردوارہ صاحب کے جانب سے کیا جاتا ہے۔ اور اس آمدنی کا جمع خرچ اچھے پیمانہ پر ہے۔ جو زائرین کے سونے کا پترو غیرہ گوردوارہ صاحب کو لگانا چاہتے ہیں۔ ان لوگوں کے لئے گوردوارہ صاحب کی جانب سے کاریگر فراہم کئے جاتے ہیں۔ اور سنگ مرمر کے بھی کاریگر وہاں موجود ہیں۔ سنگ مرمر کا کام گوردوارہ صاحب میں بڑے پیمانہ پر ہو رہا ہے۔ یہ سب کام نہایت کفایت شعاری کے ساتھ زائرین کیلئے کیا جاتا ہے۔

سرکار عالی کی نوازشیں: بہر حال یہ تمام انتظامات مہتمم گوردوارہ صاحب جناب اول تعلقدار صاحب ضلع ناندیڑ کے زیر اہتمام حسن تدبیر سے انجام دیتے رہے ہیں۔ نیز بڑے بڑے معاملات میں اعلیٰ حکام عالی مقام سے بھی استمداد کی جاتی ہے۔ جلوس وغیرہ نکالنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ جلوس ہمیشہ قدیم مقررہ راستوں سے گزرتے ہیں۔ اس کے علاوہ سرکار عالی کی جانب سے نوبت و نقارخانہ کے لئے ماہانہ پچاس روپیہ کی امداد دی جاتی ہے۔ اور روزانہ نوبت منجانب حکومت سرکار عالی بجا کرتی ہے۔ اور گوردوارہ صاحب کے لئے انگریزی علاقہ سے جو مال لایا جاتا ہے۔ اسکو کروڑ گیری بھی معاف ہے حال میں منجانب سرکار عالی خاص فرقہ سکھوں کے لئے دو تعطیلات بیساکھ اور جنم دن شری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ جو سکھوں کے لئے بڑی تسکین کا باعث ہے۔ اور سکھوں کی ایک دیرینہ خواہش کی تکمیل ہوئی ہے۔ ماسوا اس کے ایک اہم چیز یہاں قابل ذکر ہے۔ حکومت سرکار عالی کا ہمیشہ یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ ہر فرقہ کیساتھ مساوی طور پر سلوک کیا جائے

اعلیحضرت کی بے نظیر رواداری: اس کی یہ بہترین مثال ہے۔ کہ تقریباً دس بارہ سال کے قبل ناندیڑ میں سکھوں اور مسلمانوں میں ایک قضیہ نامرضیہ پیش آگیا۔ سکھوں کے ایک مقدس مقام مال ٹیکری پر ایک لعش دفن کر دی گئی۔ سکھ اس پر سخت معترض ہوئے اور یہاں سے لیکر پنجاب اور ساری سکھوں کی دنیا میں ہل چل مچ گئی۔ کیونکہ عام خیال یہ ہے کہ یہ ریاست مسلمانوں کی ہے۔ اور لاش جو دفن کی گئی ہے وہ بھی مسلمانوں کی ہے۔ اس لئے سکھوں کے سامنے کوئی انصاف نہیں ہو سکے گا۔ مگر حضور پر نور بندگان عالی اعلیحضرت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ، جن کی فہم و فراست کا لوہا نہ صرف ہندوستان میں بلکہ عالم کے ہر گوشہ میں مانا جاتا ہے۔ اپنے فرمان مبارکی میں اس گتھی کو عادلانہ اصول کیساتھ سلجھا کر یہ معاملہ ایک انگریز جج جن کا نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سر ہربرٹ گنگ تھا۔ سپرد کرکے اس جج کے فیصلہ کو قطعی قرار دیا اس مقدمہ کی پیروی سکھوں کی جانب سے دیگر وکلا کے علاوہ بابو نے خود بھی بحیثیت وکیل کی ہے۔ اس کا فیصلہ ۷ دسمبر ۱۹۳۷ء کو یہ ہوا۔ کہ جس جگہ نعش دفن کی گئی تھی۔ وہ سکھوں کی ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں نعش وہاں سے نکالکر جگہ سکھوں کے حوالے کردی جائے۔ اس فیصلہ کی تعمیل بھی ایک نہایت مشکل امر تھا مگر حکومت سرکار عالی نے اس فیصلہ کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھا۔ اور وہ جگہ تاریخ مقررہ سکھوں کے حوالے کی۔ بہرحال ایسی انصاف کی صورت دنیا میں شاذ ہی ملتی ہے۔

سات ہزار وفادار سکھ:-

چند دن ہوئے اس ریاست ابد مدت کے خلاف آریہ سماج کی جانب سے ستیاگرہ کیا گیا تھا۔ مگر مثل دوسرے فرقوں کے سکھ بھی بالکل اس معاملہ سے الگ رہے۔ اور حکومت سرکار عالی کے نہایت ہی وفادارانہ اطاعت گذار رہے۔ اور اپنے دامن کو داغدار بنانے کی بجائے پاک و صاف رکھنے ہی میں اپنے کو موجب صد افتخار سمجھتے ہیں۔ ممالک محروسہ سرکار عالی میں جملہ سکھوں کی تعداد تقریباً سات ہزار ہے۔ اور سکھوں کے آخری گورو گوبند سنگھ جی مہاراج کی یہاں آخری آرام گاہ ہے۔ اسلئے گو سکھ یہاں کم تعداد میں ہیں۔ مگر دوجہان کے والی شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کی وجہ سے دنیا کے سکھ اپنے روحانی برکات اس ریاست کے مقدس شہر ناندیڑ سے حاصل کرتے ہیں۔ گویا وہ سکھوں میں وہ جسمانی حیثیت سے یہاں موجود نہ ہوں۔ مگر ان کا قلب اور ان کا جسم ان کا جان و مال سب اس مقام مقدس کیلئے قربان ہے۔ کیونکہ روحانی تسکین ان کو تا قیام عالم اسی مقام سے مل سکتی ہے۔ دنیا کے سکھ ریاست حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے ہمیشہ منت ہیں۔ کہ ان کے حقیقی پناشری گورو گوبند سنگھ مہاراج کلغیدار والے نے اپنے آخری آرام کے لئے اس ریاست حیدرآباد فرخندہ بنیاد کو منتخب فرمایا۔ اور سکھ دنیا کے ہر گوشہ سے جوق در جوق آکر دنوں نہیں بلکہ مہینوں یہاں بلا کسی مزاحمت کے قیام کرتے ہیں اور اصلی درشنوں کا لابھ اٹھاتے ہیں۔ سکھ یہاں علاوہ ملازمت پولیس کے دوسرے ہر قسم کے کاروبار کرتے ہیں۔ اور یہ کاروبار مثل دوسری اقوام کے بڑی فراخدلی اور خندہ پیشانی سے سرانجام دیتے ہیں۔ اور آہستہ آہستہ مالی پستی کے جنگل سے بھی نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور دن بدن سرکار عالی کے زیر سایہ اپنی حالت کو ٹھیک کر رہے ہیں۔

سرکار عالی کا سایۂ عاطفت:-

حال ہی میں منجانب سرکار عالی اصطلاحات کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس میں سکھوں کی نمایندگی سہواً نظر انداز ہوگئی انہوں نے خود بجانب سکھ طبقہ اس مسئلہ کو سرکار کے پاس پیش کیا چونکہ یہ سکھوں کا ایک جائز مطالبہ تھا۔ اسلئے سرکار عالی کی جانب سے ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ فرمایا گیا۔ اور جلد از جلد اسکی اصلاح کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائی۔ بہرحال حکومت سرکار عالی ہر جائز مطالبہ کو ہر وقت سننے کیلئے تیار رہتی ہے۔ اور حکام بھی نہایت ہمدردانہ غور کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہتے ہیں صرف ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ مطالبات نہایت صاف اور نیک نیتی کے ساتھ قانونی شکل میں پیش کئے جائیں۔ چونکہ اصلاحات بوجہ جنگ ملتوی کر دیئے گئے ہیں۔ اس لئے ان کا اعلان نہ ہو سکا آئندہ جس وقت بھی اعلان ہوگا۔ خدا چاہے تو ہمیں کوئی ناامیدی نہ ہوگی۔ اور ضروری نمایندگی کا حق ملے گا۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے سکھ ابتدائی تعلیمی حالت کو بھی محسوس کر رہے ہیں۔ اور دن بدن تعلیم حاصل کرنے کیطرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ سرکار عالی کی جانب سے اضلاع و تعلقات میں مدارس کھلے ہوئے ہیں۔ اور ان میں سکھ بلا روک ٹوک کے داخلہ حاصل کرکے اپنی مرضی کے مطابق تعلیم حاصل کر سکتے ہیں۔

پنجاب کے اخباروں کا غوغا:-

اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ پنجاب کے اخبارات میں کچھ ایسے اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ جن کا مقصد کچھ اور ہوتا ہے۔ اور اعتراضات کسی اور موضوع پر ہوتے ہیں۔ اعتراض دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو قانونی شکل میں اور جس کا حقیقی منشا یہ ہوتا ہے۔ کہ واجبی شکایات کو دور کیا جائے۔ دوسرے اعتراض محض طعن و تشنیع کی غرض سے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ بغض اور کینہ نکالا جائے اور عیوب کو بیان کرکے لوگوں کی سستی اور رفعت کی ہمدردی حاصل کی جائے۔ میں بھی اگر ایک اعتراض پنجاب کے اخبارات پر کروں تو بے جا نہ ہوگا پنجاب میں جھٹکے کے سوال پر ایک طوفان بپا رہتا ہے اور آئے دن یہ جھگڑے رہتے ہیں۔ کہ فلاں گاؤں میں مسلمان زیادہ رہتے ہیں۔ اسلئے وہاں جھٹکا نہیں کیا جا سکتا وغیرہ برخلاف اس کے ممالک محروسہ سرکار عالی میں سکھ کھلے بندوں جھٹکا کرتے ہیں حکومت کی جانب سے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ مگر پنجاب کے اخبارات نے کبھی اس کو بیان نہیں کیا۔

مذہبی پرچار:-

دوسرا اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہاں پرچار کی اجازت نہیں۔ مگر دیکھا ہوں۔ کہ پنجاب سے اکثر غیر ذمہ وار لوگ آکر اس احکام کو ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اور چونکہ وہ اس کے اہل نہیں ہوتے۔ اسلئے اپنے مشن میں فیل ہو جاتے ہیں۔ اور الزام حکومت کے سر تھوپ کر اور لوگوں کو اکسا کر ہمدردی حاصل کرتے ہیں۔ پرچار کا کام معمولی کام نہیں ہے۔ مذہبی پرچار اور سیاسی امور اکثر خلط ملط کر دیئے جاتے ہیں۔ اسلئے حکومت کی جانب سے اس معاملہ میں روک ٹوک ہو۔ تو بالکل بجا ہے۔ اگر کوئی شخص صرف مذہبی پرچار کرنا چاہے تو اس کو کبھی روک ٹوک نہیں ہو سکتی اور بڑی خوشی سے وہ اس فرض کو قانونی امور کی تکمیل کرکے ادا کر سکتا ہے بہرحال اعتراضات قانونی پیرایہ میں جائز حقوق کے لئے ہونا چاہیئے۔ کوئی حکومت غیر قانونی اعتراضات کو کبھی سننے کیلئے تیار نہیں ہو سکتی۔ اگر کسی کمیٹی کو کوئی جائز حقوق کے مطالبہ کے لئے کوئی خواہش ہو۔ تو وہ بہ شکل وفد حکومت سرکار والی کے پاس رجوع ہو سکتا ہے۔ اور اپنے جائز مطالبات پیش کر سکتا ہے۔

ارشاداتِ نبویؐ

ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔
(۱) سلام کا جواب دینا (۲) بیمار پرسی کرنا (۳) جنازے کیساتھ جانا (۴) کھانے کی دعوت قبول کرنا اور (۵) چھینک کا جواب دینا
حسن خلق کو حقیر مت سمجھو۔ خواہ وہ اسی قدر ہو۔ کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی ملو۔
جب سالن پکاؤ۔ تو اس میں پانی ذرا زیادہ ڈال دو اور اپنے ہمسائے کو اس میں سے ایک دو چمچے دے ڈالو۔
رستوں میں بیٹھنے سے پرہیز کیا کرو۔ اگر بیٹھنا ہی ہے تو راستے کے حق ادا کرو۔ یعنی نظر نیچے رکھنا۔ کسی کو ایذا پہنچانے سے باز رہنا سلام کا جواب دینا۔ نیک کام کا حکم دینا بُرے کام سے منع کرنا۔
مصیبت زدہ کی فریاد رسی کرنا اور بھولے ہوئے کو رستہ بتانا
جب تین شخص بیٹھے ہوئے ہوں۔ تو تیسرے کو چھوڑ کر دوسرا گوشی نہ کریں۔ کہ اس سے وہ آزردہ ہو جائے گا۔
جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اس کے لئے تعظیماً کھڑے کے رہا ہیں۔ تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں سمجھ رکھے۔
کھانا کھلانا اور واقف و ناواقف ہر دو کو سلام کہنا بہترین اسلام ہے۔ ایک گروہ جب چل رہا ہو۔ تو کافی ہے کہ ان میں سے م

م صرف ایک ہی سلام کہے۔ اسی طرح ایک جگہ بیٹھے ہوئے لوگوں میں سے بھی ایک ہی کا جواب سلام کافی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی توحید و رواداری

(سر سی۔ پی راماسوامی آئر کی تقریر)

محکمہ معلومات و نشریات (حکومت ہند) کے ممبر سر سی۔ پی راماسوامی آئر نے جو پہلے ریاست ٹراونکور میں دیوان تھے ۲۶۔ جولائی ۱۹۴۲ء کو گیلی کو ورکے مقام پر ایک مسجد کا افتتاح کیا تھا۔ اس موقعہ پر آپ نے اسلامی تعلیمات پر جو تقریر کی تھی۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

"بانیانِ مسجد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ بہت کم ایسا ہوتا ہے۔ کہ اس قسم کی خدمت کا شرف کسی دوسرے مذہب کے پیرو کو نصیب ہو۔ میں آپ کی اس عزت افزائی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے اسلامی تعلیمات کے متعلق اظہار خیال کا موقع دیا۔ اس وقت جبکہ ہمارے عظیم الشان ملک کو اپنی تمام قومیتوں کی متحدہ جدوجہد کی ضرورت ہے۔ آپ کی طرف سے یہ دعوت بہت ہی برمحل ہے۔ میں ایک عرصہ سے آپ کی مقدس دینی نیز دنیوی کتابوں کا گہرا مطالعہ کر رہا ہوں اور اسی بنا پر میں آج اس موقع پر اپنے مسلمان دوستوں کے سامنے مذہب اسلام پر اپنے خیالات پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب کا سرچشمہ ذات باری ہے۔ اس بنا پر ان کا وجود بھی ایک حد تک "وحدت میں کثرت کا مظاہرہ ہے" اور اسی میں ان کی قوت ہے۔ اسلام کا ظہور ایک ایسے بے آب و گیاہ ملک میں ہوا۔ جہاں محنت و مشقت سے بھی بہ دشواری پیٹ پالا جا سکتا ہے۔ جہاں زندگی کے آثار اگر ملتے ہیں۔ تو خانہ بدوش عربوں کے گلوں اور قافلہ کی صورت میں ایسے ماحول میں عرب کے بدو ہی کے لئے نہیں بلکہ کسی عرب منفکر کیلئے بھی اس بہتات و فراوانی کا تخیل قائم کرنے کا کوئی محل نہ تھا۔ جو آج دوسرے مذاہب میں رسم و رواج کی شکل میں پائی جاتی ہے۔ قرنہا قرن کی اصنام پرستی کے بعد عربوں کو ایک "پیغام" پہنچا۔ جو ہمارے اپنشدوں کی زبان میں اسطرح بیان کیا گیا ہے۔

"ایک بیوادویتم برہم" ذات باری (برہم) جس کا کوئی ثانی نہیں۔ یہ پیغام تھا۔ جو پیغمبر اسلام محمد (صلعم) کو ملا۔ اور جس کی حقیقت کو انہوں نے نہ صرف خود محسوس فرمایا بلکہ ساری دنیا کو اسطرح اس سے روشناس کرایا۔ کہ وہ اب بہ آسانی بھول نہیں سکتی۔

آپ ایک ایسی قوم میں پیدا ہوئے تھے۔ جو عہد جاہلیت کی رسومات میں گرفتار تھی۔ قبیلوں کی خانہ جنگی، بردہ فروشی اور لاتعداد شادیوں کا رواج تھا۔ آپ نے اپنی قوم کو فطری حدود سے روشناس کرایا۔ اور ان کے کردار میں اعتدال پیدا کر دیا۔ اس ماحول میں اس مقصد کیلئے ضروری تھا۔ کہ آپ اپنی تعلیمات میں نرمی کے پہلو پر زیادہ زور دیں چنانچہ آپ کا اولین پیغام "وحدت باری تعالیٰ" کا اور دوسرا حلم کا ہے۔ دوسرا بڑا اضافہ جو آپ نے اس زمانہ کے مذہبی اذکار میں فرمایا۔ وہ یہ ہے۔ کہ "ملاؤں یا پروہتوں" کے مقابلہ میں "عام لوگوں" کی ایک برادری قائم کر دی جس کا ہر فرد خود ہی اپنا ملا یا پروہت ہوتا ہے۔

ظاہر ہے۔ کہ اس کے یہ معنی نہیں کہ علماء اور علوم الٰہیہ کے جاننے والوں کا وجود ہی نہ رہے۔ بلکہ یہ لوگ بھی موجود رہے۔ اور دوسرے معلموں کیطرح عوام پر ان کا اثر پڑتا رہا اسلام کے متعلق بعض باتیں لوگ بے سمجھے بھی کہدیا کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر یہی ایک بات لے لیجئے۔ جو بارہا سننے میں آتی ہے۔ کہ اسلام دنیا میں بزور شمشیر پھیلا۔ اور مسلمان حکمران غیر مسلموں کے سامنے دو ہی صورتیں پیش کیا کرتے ہیں۔ قبول اسلام یا تباہی۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام نے جو غیر فانی تعلیم دی۔ وہ رواداری کی تعلیم ہے۔ مگر لوگ اس بات کو اکثر بھول جاتے ہیں۔ ان آیات قرآنی سے جو میں نے پیش کی ہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ اسلام نفریق پیدا کرنے ظلم و تعدی کرنے یا نفرت پیدا کرنے کے لئے نہیں آیا۔ یہ مذہب تنگ نظر نہیں۔ یہ رواداری اور بردباری کی تعلیم دیتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم سب اس بات کو یاد رکھیں اور اپنی زندگی پیغمبر اعظم کی تعلیمات کے قالب میں ڈھالیں

آج دنیا کی جو افسوسناک حالت ہے۔ اسکی بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے اپنشد کی تعلیم بھلادی۔ مسلمانوں نے قرآن پاک کو ترک کر دیا۔ اور عیسائی اقوام نے بھی نہیں۔ کہ انجیل کی تعلیم پس پشت ڈال دی بلکہ قریب قریب ملیامیٹ کر دی۔ آج صرف اس ملک ہی کے لئے نہیں۔ بلکہ ساری دنیا کے لئے (خصوصاً اس ہونے والی نئی تنظیم کے لئے جو کل ہونے والی ہے) یہ ازبس ضروری ہے۔ کہ ہم اپنی اپنی اساس کے مطابق اس پیغام پر عمل پیرا ہوں جو ان آیات قرآنی میں دیا کو دیا گیا ہے۔ اسلام نے "وحدت باری تعالیٰ" کا جو پیغام دیا ہے۔ اس کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جو زیادہ توجہ کا محتاج ہے اسلام ہی شاید واحد مذہب ہے۔ جس نے رنگ و نسل کے جملہ امتیازات دور کر دیئے۔ جن لوگوں نے چین۔ مصر اور ان دور دراز علاقوں کا سفر کیا ہے۔ جہاں اسلام کا سکہ رواں ہے۔ وہ واقف ہیں۔ کہ ہر مسلمان عربی حبشی اور یورپی مسلمان کو ایک ہی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور سب کو صحیح معنوں میں اپنا بھائی سمجھتا ہے۔

آج دنیا کے آدھے مصائب رنگ و نسل کے امتیازات کی وجہ سے ہیں۔ اپنی نسل کو عام انسانوں سے برتر سمجھنے کا ناروا تخیل۔ جنوبی افریقہ کے سفید فام انسان کا تخیل۔ حبشیوں کی پستی جس میں بہت آہستہ آہستہ ترقی ہو رہی ہے۔ ہندوؤں کا پست قوموں سے الگ تھلگ سا رہنا سب ان کے بیحد بالکل اجنبی ہیں۔ اسلام ذات پات رنگ و نسل کے ان امتیازات سے پاک ہے۔ جو حضرت عیسیٰ اور اپنشدوں کی تعلیم کے برخلاف ہے۔ آج عیسائیوں اور سندوؤں میں پائے جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ دنیا کی تہذیب و تمدن پر اسلام کا یہ سب سے بڑا احسان ہے کہ اس نے دنیا کو بھلا ہوا سبق یاد دلایا۔ (سانفرانسسکو گزٹ)

الحکم

الحکم سلسلے کا پرانا اخبار ہے اور اس نے اپنے وقت میں سلسلہ کی شاندار خدمات کی ہیں۔ ایڈیٹر العکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے ہمت سے کام لیکر اخبار کا دور جدید شروع کیا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ آجکل کاغذ شدید گرانی ہے اس حد سے بڑھی ہوئی گرانی کی تاب نہ لاکر بہت سے اخبار بند ہو چکے ہیں۔ اور بہت سے بند ہونے کے قریب ہیں۔ ان حالات میں ۱۶ روپے کی ہستی کے بھی لالے پڑ رہے ہیں ایسے وقت میں شیخ صاحب کی ہمت قابل داد ہے۔ پھر جبکہ وہ ذیابیطس کے شدید عارضہ میں بھی مبتلا ہیں اس عارضہ کو وہ شخص زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جو بدقسمتی سے اس میں مبتلا ہو۔ میں بھی مبتلا ہوں مجھے بعض اوقات یا پانچ یا پانچ منٹ کے بعد پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اس مصیبت کی وجہ سے میں نمازوں اور جلسوں میں بھی شامل نہیں ہو سکتا۔ ایک صورت میں فاقوں مگر اس کمزوری بہت لاحق ہو جاتی ہے۔ اور پھر روزانہ انسان فاقہ بھی کیسے لے سکتا ہے۔ اور اگر میں پیشاب کے بند کرنیوالی ادویہ استعمال کروں تو گنٹھیا ہو جاتا ہے۔ اس سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یہ بیماری کس قدر خطرناک ہے۔ اور ایسی بیماری میں ایڈیٹر صاحب الحکم کی یہ ہمت واقعی قابل داد ہے مگر یہ ہمت تبھی فروغ پا سکتی ہے۔ اگر دوست بھی پوری پوری توجہ دیں۔ مذہبی اخبار اور پھر خصوصاً اس

نوٹ: اخبار کو مفت بھیجنے کی بجائے اخبار کو خریدنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اب فی اخبار کی قیمت بہت کم ہے۔ اور اس کے بغیر اخبار کا چلنا مشکل ہے۔ منیجر

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

منصف نصبر۔ کدرے۔ جن۔ پھولا جالا۔ خارش چشم پانی بہنا دھند۔ غبار۔ پڑ بال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہو گئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔"

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں۔ اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن جسٹرڈ کا استعمال شروع کر دیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ اعصاب میں نئی تازگی۔ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے۔ مثلاً فالج لقوہ کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ ان سب کو آرام آگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں اسکی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے۔ ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔

اکسیر البدن کی اور خصوصیات

اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ۔ اسکے فوائد کے کیا کہنے یہ ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت بہت کم ہے یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے (عشہ) محصول ڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۵۴ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد خاں صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر پینتالیس سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جسکو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی اور دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہو گئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ ایک مرتبہ مزور تجربہ فرمائیے

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ معدہ کے درد۔ جگر کے درد غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ جلے ہوئے آبلوں تلی بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصول ڈاک علاوہ

تریاق اعظم سے جاں بلب مریض کو شفا ہو گئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپر ایر آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی تھی۔ میں اسکی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہو گئی۔ اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے۔ تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد اور موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑ مع سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔

قیمت تین روپے محصول ڈاک علاوہ

رتین شیشی اور بھیجئے

جناب بابو سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک اچھاپور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے بھی اکسیر بواسیر نامی دوائی آپ سے منگوائی تھی۔ جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہذا بدیدن خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے۔"

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے۔ اس لئے اس کا نام اکسیر بچگان رکھا گیا۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کیلئے تریاق ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال پیچش وغیرہ میں یہ دوا بہت مفید ہے۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

یہ دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط اور بدبودار دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے۔ ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو۔ جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان سب کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپ کو بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے، قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ قے جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کر دورلدہ دماغی کام کرنے والوں کیلئے بینظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ روپے محصولڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ اگر آپکا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو۔ کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اسقدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت ایک سو گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے خرچ کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو روپے محصولڈاک علاوہ۔

سند یافتہ ڈاکٹر کی رائے کہ یہ گولیاں تیر بہدف ہیں

جناب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب سول ہسپتال منجان اپر برما سے تحریر فرماتے ہیں کہ "تین سو گولی کا پہلے آرڈر دے چکا ہوں پانچ سو گولی کا اور آرڈر دیتا ہوں۔ فوراً روانہ کیجئے واقعی یہ گولیاں افیون چھڑانے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوئیں۔ اور ان کے ذریعہ افیون بآسانی چھٹ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس ایجاد کیلئے جزائے خیر دے"

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے۔ کہ اسکی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے۔ نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے حتیٰ کہ مریض کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ اگر دمہ کے مریض کو زندہ درگور کہا جائے تو صحیح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا لا دیتی ہے۔ قیمت صرف تین روپے محصولڈاک علاوہ

خدا کے فضل سے سب کو آرام آگیا

جناب سید حسین صاحب بالکا ضلع بھاگل پور سے لکھتے ہیں۔ "کہ آپ کے ہاں سے کئی ایک اشخاص نے اس جگہ دمہ وغیرہ کی دوائیں منگوائیں۔ خدا کے فضل سے سب کو آرام آ گیا آپ کی ادویہ واقعی بے نظیر ہیں۔ سب استعمال کرنے والے بہت تعریف کرتے ہیں۔ لہذا اب آپ علاوہ اکسیر دمہ کے حسب ذیل ادویہ بھی بذریعہ وی۔ پی ارسال فرما کر مشکور فرمائیں"

اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد۔ طبیعت سرد۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی۔ غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک ایسا مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اسکی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی۔ تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اسکی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے۔ محصولڈاک علاوہ

بیس سالہ احتلام اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب مگھال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی۔ اس سے اس حد تک فائدہ ہوا۔ کہ بیس سال کے امراض احتلام۔ جریان۔ سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کے لئے آپ کو جزائے خیر دے"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو۔ تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ لگ جاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے۔ جس کی خوشبو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے۔ جس طرح لاحول سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے۔ اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے۔ دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ قیمت ایکروپیہ چار آنے محصول ڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ:- درد گردہ بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے اسکی بیخ کنی کے لئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت صرف دو روپے محصولڈاک علاوہ

تمام ادویات کے ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)